روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 6 جنوری 2005ء 24 ذیقعد 1425 ہجری 6 صلح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 5

ابتدائی احکام

ابوسفیان کی ایک طویل روایت میں درج ہے کہ قیصر روم ھرقل نے مجھ سے پوچھا کہ مدعی نبوت (یعنی رسول کریم ﷺ) تمہیں کیا تلقین کرتا ہے تو میں نے کہا۔وہ کہتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور باپ دادا کے عقائد ترک کر دو۔اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔

(صحیح بخاری باب بدء الوحی حدیث نمبر :6)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ فرانس (2)

جلسہ سالانہ فرانس سے افتتاحی خطاب، ملاقاتیں اور اجتماعی بیعت

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

دسمبر 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مشن ہاؤس بیت السلام سے ملحقہ جلسہ گاہ میں پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ فرانس کا پہلا دن تھا اور جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA کے ذریعہ Live افتتاحی خطاب فرمانا تھا۔

صبح ساڑھے نو بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب فرانس نے فرانس کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی MTA پر Live نشر ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں افتتاحی اجلاس کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو فہیم احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد منیر ناگی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام ع

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں

ترنم کے ساتھ پڑھا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرانس کے تیرھویں اور قادیان کے ایک سو تیرھویں جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔حضور انور کا یہ پرمعارف خطاب MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔ فرانس کی سرزمین پر یہ پہلا تاریخی موقع ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضور انور نے خطاب فرمایا اور MTA کے ذریعہ Live نشر ہوا۔ پھر MTA کو پہلی مرتبہ یہ بھی تاریخی سعادت عطا ہوئی کہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تصاویر انٹرنیٹ کے ذریعہ حاصل کر کے MTA پر حضور انور کے خطاب کے دوران Live دکھائی گئیں۔ اس لئے آج کا دن کئی لحاظ سے ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔

افتتاحی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایک پاک جماعت کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ایسی جماعت جو حقوق اللہ کی ادائیگی کرنے والی بھی ہو اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والی بھی ہو۔آپ مسیح و مہدی بن کر آئے۔تا کہ تمام دنیا کے نیک فطرت لوگوں کو دین کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔جس کی تعلیم ہی صرف ایسی تعلیم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تعلیم بھی مکمل فرمادی ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تعلیم بھی مکمل فرمادی۔اب اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اب احمدیوں نے ہی حقیقی عبادالرحمٰن بننا ہے۔جس کے لئے حضرت مسیح موعود نے جماعت کو متعدد بار مختلف رنگوں میں تلقین فرمائی کہ اپنے یہ معیار کس طرح بلند کرنے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں۔اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے ۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔وہ جھوٹ نہ بولیں۔وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہوجائیں۔اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔

یعنی آپ نے اپنے ماننے والوں، اپنی بیعت میں شامل لوگوں کو فرمایا کہ نری بیعت کر لینا یا بیعت کرنے کا دعویٰ کردینا ہی کافی نہیں ہے۔اگر تمہیں حقیقت میں مجھ سے تعلق ہے اور میری بیعت میں شامل ہوئے ہو تو یاد رکھو کہ بیعت کی غرض، اس کا مقصد نیکیوں پر قائم رہنا۔ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننا اور پھر ان نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ہے۔یہی مقصد ہے کسی بھی قسم کا فساد دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش، بے ہودہ کام تمہارے دماغ میں نہ آئیں۔ نمازوں کی پابندی ہو۔اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض عبادت کرنا بتایا ہے تو اس عبادت کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔تبھی تم میری جماعت میں شامل ہونے والے کہلا سکتے ہو۔کبھی تمہارے منہ سے غلط اور جھوٹی بات نہ نکلے۔ جھوٹ ایک ایسی بیماری ہے جو آہستہ آہستہ تمہیں دوسری بیماریوں میں دوسرے گناہوں میں بھی مبتلا کر دے گی۔

بلکہ جھوٹ بولنے والے اور شرک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ پر رکھا ہے۔اور ایک جگہ پر رکھ کر یہ بتا دیا کہ جھوٹ بولنے والے اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ وہ پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی نہیں رہتے۔اس کے بھی شریک ٹھہرانے شروع کر دیتے ہیں۔وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل نہیں ہوسکتے بلکہ وہ اس شرک کی وجہ سے شیطان کے بندوں میں شامل ہوجائیں گے تو یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے جس سے ہر احمدی کو پاک ہونا چاہئے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ذراسی غلط بیانی سے کام لینا جھوٹ نہیں ہے۔یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ذراسی بھی غلط بیانی کرنے کا مطلب یہی ہے کہ کیونکہ مجھے اپنے خدا پر ایمان نہیں ہے، مکمل یقین نہیں ہے۔اس لئے میں نے اپنے سر سے مشکل کو ٹالنے کے لئے اس غلط بیانی سے کام لیا ہے۔تو یہی شرک کی طرف پہلا قدم ہے۔

پھر فرمایا کسی کو بھی برا بھلا نہیں کہنا کسی کو بھی اپنی زبان سے تکلیف نہیں پہنچانی، ہاتھ سے یا کسی عمل سے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بلکہ اپنی زبان سے بھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچانی۔ ہر وقت تمہارے منہ سے خیر کا کلمہ ہی نکلنا چاہئے۔اچھی بات تمہارے منہ سے نکلنی چاہئے کیونکہ تمہارا کسی ایک شخص کو بھی کسی بھی صورت میں تکلیف پہنچانا پوری انسانیت کو تکلیف پہنچانے کے برابر ہے۔ پس اگر تمہیں میری بیعت کا دعویٰ ہے تو مکمل طور پر اپنے آپ کو ان باتوں سے پاک کرو۔ پھر فرمایا کبھی بھی کسی قسم کی برائی تمہاری طرف سے کسی کے لئے نہیں ہونی چاہئے۔تمہاری زندگی اتنی پاک اور صاف ہو کہ ہر کوئی یہ کہہ اٹھے کہ یہ وہ پاک لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دعویٰ کے مطابق مسیح و مہدی کی بیعت کی اور واقعی ان میں تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ جو بڑی بڑی برائیاں کرنے والے تھے ان میں تو اب چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی نظر نہیں آتیں اور پھر یہ نہیں کہ کسی کو تکلیف نہیں دینی کسی کے خلاف کسی شرارت میں حصہ نہیں لینا۔ کسی پر ظلم نہیں کرنا، کسی فتنہ والی جگہ میں اٹھنا بیٹھنا نہیں۔ ہر قسم کی ایسی سوسائٹی سے بچ کر رہنا ہے۔ بلکہ اعلیٰ معیار تب قائم ہوں گے جب کبھی یہ خیال بھی دل میں نہ آئے اور اس وقت بھی ایسی شرارتوں اور تکلیفوں کے کرنے کا خیال نہ آئے جب تمہیں کسی طرح سے تکلیفیں پہنچیں اور تمہارے خلاف کوئی شرارت کرے تب بھی تمہیں بدلے کے طور پر ان سے ایسی حرکتیں کرنے کا خیال نہ آئے اور ان تمام برائیوں کے کرنے یا ان کا خیال آنے سے اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے تا کہ تم حقیقت میں پاک

(مسلسل صفحہ 2 پر)

دل کھلا سکو، عاجز بندے کہلا سکو جو خدا تعالیٰ کی خاطر نہ صرف تمام برائیوں سے بچتے ہیں بلکہ برائی کا نیکی سے جواب دیتے ہیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے بلکہ اللہ کے حضور جھک کر فریاد کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں سے اتنی بلند توقعات رکھی ہیں کہ فرمایا کہ بعض دفعہ صبر کر کر کے، تکلیفوں کو برداشت کر کے انسان تھک جاتا ہے اور پھر اس برائی کا اسی طرح جواب دینا چاہتا ہے کبھی خیال آ ہی جاتا ہے کہ بدلہ لیا جائے لیکن یاد رکھیں کہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اور ایسے خیالات جو دل کو گندہ کرتے ہیں ان کا ذرہ بھی دل میں نہیں آنا چاہئے۔

تو یہ تعلیم ہے جو آپ نے مختلف جگہوں پر بے شمار دفعہ ہمیں دی اور اس پر سختی سے عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن انسانی نفسیات یہ ہے کہ صرف پڑھ کر یا اپنے ماحول میں رہ کر بعض دفعہ یہ باتیں سن کر بھی اتنا اثر نہیں ہوتا اس لئے خاص قسم کی تربیت کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں مختلف جگہوں سے لوگ اکٹھے ہوں اور اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو ڈھالنے کے لئے کوشش کرنے کے لئے جمع ہوں۔ مختلف طبقات کے لوگ ہوں۔ مختلف قومیتوں کے لوگ ہوں۔ مختلف قابلیت کے لوگ ہوں اور ہر ایک اس عزم سے اس جگہ جمع ہو کہ ہم نے اپنی تربیت کرنی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو سننا ہے تو اس ماحول کا زیادہ عرصہ تک اثر رہتا ہے۔ اور انسان اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ انسانی فطرت ہے کہ وقفہ وقفہ سے اس کی یاد دہانی بھی ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ یاد دہانی کرواتے رہو تو بہرحال اس یاد دہانی کے لئے اور ایک پاکیزہ ماحول چند دن کے لئے پیدا کرنے کے لئے آپ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا الٰہی منشاء کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا:۔

پہلے تو صرف قادیان میں یہ جلسے ہوا کرتے تھے لیکن آج دنیا کے ہر ملک میں یہ ٹریننگ کیمپ لگتا ہے جس میں مسیح موعود کے ماننے والے اپنی اصلاح کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں، جمع ہوتے ہیں اور آج یہ جلسہ یہاں فرانس میں اور قادیان میں دونوں جگہوں پر ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

جماعت فرانس نے بڑی ہمت کی ہے کہ اس سردی کے موسم میں جلسے کا انعقاد کروایا تا کہ ان تاریخوں میں جلسہ کر لیں جن میں ایک بڑے عرصہ سے جماعتی روایات کے مطابق جلسے ہوا کرتے ہیں، قادیان میں ہوتے ہیں۔ تو بہرحال آپ کا مقصد اس جلسے سے یہ تھا کہ ایک روحانی ماحول میں لوگ تربیت حاصل کریں اور پاک دل ہو کر ان جلسوں سے جائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے جلسہ کی غرض و غایت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی جو لوگ یہاں فرانس کے جلسہ میں یا قادیان کے جلسہ میں جمع ہوئے ہیں بڑی دور دور سے آئے ہیں اس مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ اس تین دن کے ٹریننگ کیمپ سے فائدہ اٹھانا ہے اور اپنی حالتوں کو تبدیل کرنا ہے۔ اگر نہیں تو تمہارے جلسے پر آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کی خاطر اللہ کی طرف سے آئی ہوئی تعلیم کی باتوں کو سننے کے لئے آنا چاہئے اور یہی مقصد ہوں۔ چونکہ جو مقصد ہے اکٹھے کرنے کا یہی ہے کہ دین حق کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان کرنے کے طریقے تمہیں سکھائے جائیں۔ جس سے تمہارا ایمان بھی بڑھے اور اس کی پہچان کی صلاحیت بھی تم میں پیدا ہو۔ پھر دعاؤں کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت کے حق میں جو دعائیں ہیں ان کی جماعت کے حق میں پورا ہونے کے لئے، شامل ہونے والوں کے لئے آپ نے جو دعائیں کی ہیں ان کے پورا ہونے کے لئے۔ ان دعاؤں کے لئے خلیفہ وقت بھی دعائیں کر رہا ہوتا ہے اور جو جلسے میں شامل احباب ہوتے ہیں وہ بھی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں وہ بھی ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں دعا کر رہے ہوتے ہیں اور پھر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے جو دعائیں کی جائیں گی وہ یقیناً اس کی رحمت کو کھینچنے والی ہوں گی۔

پھر نئے احمدیت میں داخل ہونے والوں اور پہلی دفعہ ایسے جلسوں میں شامل ہونے والوں سے محبت اور پیار اور بھائی چارے کا تعلق اور رشتہ قائم ہوگا اور یہ بھی جلسہ سالانہ کا ایک مقصد ہے کہ یہ رشتہ قائم ہو اور اس کے مطابق ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں بھی فرانس میں جو مختلف قومیتوں سے لوگ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ چمٹائیں۔ وہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ یہ ان کی نیک فطرت اور پاک فطرت ہی ہے جس نے انہیں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان میں یہ کبھی احساس نہ ہو کہ یہ پاکستانی اپنے پاکستانیوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں اور ہمارا خیال نہیں رکھتے یا ہمیں اپنے اندر مکمل طور پر سمونا نہیں چاہتے۔

یاد رکھیں آج یہاں پاکستانی احمدی زیادہ ہیں یہ صورتحال مستقل نہیں رہنی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے بڑھنا ہے پھولنا ہے اور پھلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے۔ آج جو ان ملکوں میں غیر پاکستانی احمدی ہیں مختلف قومیتوں کے احمدی ہیں یہ آئندہ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہیں اس لئے ان کی نیک تربیت کریں ان سے تعلق بڑھائیں۔ ان سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔ ان کے لئے نیک نمونہ بنیں تا کہ یہی محبت و پیار کے جذبات وہ اپنے زیر تربیت لوگوں کو پہنچا سکیں۔

اسی طرح ہندوستان میں بھی جو احمدی ہوئے ہیں۔ جو نئے احمدی ہوئے ہیں گو وہ مالی لحاظ سے غریب لوگ ہیں لیکن ان کے دل امیروں سے زیادہ روشن ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت کا جذبہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ تبھی تو انہوں نے مسیح و مہدی کو مانا ہے۔ اس پر ایمان لائے ہیں اس لئے ان لوگوں سے بھی جو پرانے احمدی ہیں پیار و محبت کا سلوک کریں ان کا خیال رکھیں۔ ان کو سینے سے لگائیں اور بھائی چارے کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ بڑی دور سے سفر کر کے آئے ہیں۔ بڑی مشکلات میں سے گزر کر آئے ہیں ان کو ملیں۔ یہ نہ ہو کہ غریب اپنی ٹولیوں میں پھر رہے ہوں اور اپنے آپ کو ان سے اونچا سمجھنے والے ایک طرف سے ہو کر گزر جائیں اور اپنی ٹولیوں اور گروہوں میں پھر رہے ہوں اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کے بھی روادار نہ ہوں۔ تو اس ماحول میں سلام کو رواج دینے کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔ یہ بھی اس دعا کے ماحول کو بڑھانے والا ایک ذریعہ ہے۔ اس وقت عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ ان نئے آنے والوں کی تربیت کی خاطر ان کے قریب ہوں اور بھائی چارے کا تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی ان کے قریب ہوں۔ اسی طرح جو پرانے احمدی دوسرے ملکوں سے قادیان جلسہ پر گئے ہوئے ہیں وہ بھی ان نئے احمدیوں کو ملیں۔ یہ اہم مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود نے جلسے کا بیان فرمایا ہے اور بھی بہت سارے فوائد ہوں گے جو وقت پر ظاہر ہوتے رہیں گے اور ہوتے رہے ہیں اور ہر جلسہ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

نومبائعین کو جن کو جماعت میں شامل ہوئے اب کافی عرصہ بھی ہو گیا ہے لیکن وہ ابھی بھی اپنے آپ کو نیا احمدی سمجھتے ہیں۔ شاید یہ بھی پرانوں کا قصور ہے ان کو اپنے اندر صحیح طرح جذب نہیں کر سکے۔ ان کو بھی میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو اس لئے مانا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں۔ انہوں نے کسی شخص کی خاطر یا کسی عہدیدار کی خاطر امام الزمان کی بیعت نہیں کی۔ اس کی پاکیزہ جماعت میں کسی کی خاطر شامل نہیں ہوئے۔ تو جب خدا تعالیٰ کی خاطر ہی تمام کام ہیں اور اس کی محبت کی خاطر ہی حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے۔ تو پھر کسی کے ذاتی رویہ پر دلبرداشتہ نہ ہوں۔ مایوس نہ ہوں۔ آپ اس پاکیزہ تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اگر ان باتوں کو نظرانداز کریں گے تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ان برائیوں سے بچنے کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ دے گا۔ پس ہمیشہ خدا اور اس کے رسول اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ پیار، تعلق اور اطاعت کی تلاش میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمانوں کو مضبوطی عطا کرتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اپنے ایمان کی مضبوطی کی خاطر اور ثابت قدم رہنے کے لئے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ ربنا لا تزغ قلوبنا (-) اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کو ہمیشہ سیدھا رکھے اور ایک دفعہ جس سچائی کو وہ حاصل کر چکا ہے اس میں کبھی ٹیڑھا پن نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ تین دن صرف اور صرف عبادات، دعاؤں، نیک کاموں کے سننے ادا کرنے میں گزارنے ہیں۔ جلسے پر مختلف علماء کی تقاریر ہوں گی ان کو سنیں کوئی نہ کوئی نئی بات علم میں آجاتی ہے جو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ شک پڑا تھا کہ جلسے کا جو مقصد تھا وہ پورا نہیں ہوا اور لوگوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کی جس طرح آپ کی خواہش تھی۔ جس طرح آپ چاہتے تھے۔ تو آپ نے اس سال جلسہ ملتوی کر دیا تھا تو یہ سوچ تھی آپ کی اور خالصۃً للہ ایک اجتماع آپ چاہتے تھے۔

احمدی کو ایمان مضبوط کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشان دکھاتا رہتا ہے اور ان میں سے ایک نشان جلسہ سالانہ بھی ہے۔ اس میں پہلے صرف قادیان میں مختلف جگہوں سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ پھر پارٹیشن کے بعد ربوہ میں جلسہ ہونا شروع ہوا وہاں دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی اکٹھے ہونا شروع ہوئے اور جب احمدیوں کو نیکیاں بجا لانے کے لئے، اکٹھے ہونے کے اس ذریعہ کو بھی قانون نے بند کر دیا تو لندن میں خلیفہ وقت کی موجودگی میں جلسے ہونے لگے اور احمدیت کے پروانے دنیا کے کونے کونے سے لندن اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ پھر MTA کے ذریعہ سے تمام دنیا اس جلسہ میں شامل ہونے لگ گئی اور ہر شہر، ہر محلے اور ہر گھر میں جلسے کا ماحول بننا شروع ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے بہت سے ممالک میں جماعت کے اپنے جلسے بھی ہوتے ہیں اور آج یہ فرانس کا جلسہ اس سال کا نواں ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں براہ راست خلیفہ وقت نے شمولیت کی ہے۔ اس کے علاوہ دوروں میں مختلف وقت میں اور بہت سارے چھوٹے چھوٹے جلسے بھی ہوتے رہے۔

حضور انور نے فرمایا آج یورپ میں جہاں کرسمس اور چند دنوں بعد نئے سال کے منانے کی خوشی میں چھٹیاں ہیں اور آج اکثریت اس ماحول کی اللہ کو یاد کرنے کی بجائے اس خوشی میں شرابیں پی کر مدہوش پڑی ہوئی ہے۔ ایک حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت ہے جو یورپ کے اس دنیادار اور فیشن میں سب سے زیادہ بڑھے ہوئے ملک اور اس شہر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مزا لینے کے لئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے۔ اس کا قرب پانے کے لئے جلسہ کر رہی ہے۔ جس کو اس ماحول کے لہو و لعب سے کوئی غرض نہیں ہے۔ غرض ہے تو صرف یہ کہ اللہ کا ذکر بلند ہو اور اس کے احکامات پر عمل ہو۔ اس کی مخلوق سے پیار و محبت کا تعلق قائم ہو اور یہ پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔

(باقی صفحہ 11 پر)

ایک تحقیقی مقالہ

حضرت سلطان القلم کے فرزند اکبر

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی گرانمایہ ادبی شخصیت

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

نیرنگیٔ زمانہ اور گردش لیل ونہار میں علم ودانش کے کروڑوں قافلے ابھرے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمیشہ کے لئے غائب ہوگئے پاکستان کے ایک معروف شاعر نے یہ مضمون اپنے اس شعر میں کمال خوبی سے سمودیا ہے کہ۔

یہ دنیا ہے مگر جیسے سرائے داستاں گویا
جو آتا ہے یہاں اپنی کہانی چھوڑے جاتا ہے

حضرت مسیح موعود کی حقانیت پر زندہ ایمان

حضرت سلطان القلم سیدنا حضرت مسیح موعود کے فرزند اکبر بھی اپنے زمانہ میں علم وادب کی گرانمایہ شخصیت تھے خاندان مسیح موعود کے قدیم غیر مطبوعہ اور یادگار روزنامچہ کے مطابق 29 ربیع الثانی 1273ھ مطابق 28 دسمبر 1856ء کو پیدا ہوئے۔ برصغیر کے مشہور صحافی حضرت سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی ایک قدیم روایت کے مطابق حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جب ای اے سی کا امتحان دینے کے لئے قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تو دوسرے امیدواروں نے آپ کا خوب مذاق اڑایا کہ ان کو بھی امتحان کا شوق چرایا ہے۔ گویا یہ تاثر قائم کیا کہ آپ کی کامیابی سراسر محال ہے یہ سن کر آپ نے دل میں کہا کہ میں حضرت والد صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرکے آیا ہوں اور آپ نے دعا کا وعدہ بھی کیا ہے خدا کرے میں کامیاب ہو جاؤں۔ انہی خیالات کے ہجوم میں آپ سو گئے اور قریباً چار بجے صبح خواب دیکھا کہ **حضرت صاحب تشریف لائے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا۔** اس خواب کی آپ نے یہ تعبیر فرمائی کہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا اور یہی بات آپ نے تحدی کے ساتھ مذاق اڑانے والوں سے بھی کہہ ڈالی چنانچہ آپ بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگئے۔

حضرت محقق دہلوی مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''اگرچہ مرزا صاحب اس وقت حضرت صاحب کی بیعت میں داخل نہ تھے مگر ان کو حضور کی دعا اور وحی پر یقین اور ایمان تھا............ کسی نے کہا کہ...... آپ ان کو (یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو۔ ناقل) مان کیوں نہیں لیتے جواب دیا میں دنیا داری میں گرفتار ہوں اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ بیعت کرلینے کے بعد بھی میرے اندر دنیا کی نجاست موجود رہے .... اپنے مقدس باپ کا اثر ان کے اندر اس قدر موجود تھا۔ کہ نائب تحصیلدار کے بعد تحصیلدار پھر ای اے سی پھر افسر مال پھر ڈپٹی کمشنر وغیرہ رہے مگر کسی جگہ آج تک مرزا صاحب سے کسی کو شکایت نہیں ہوئی انہوں نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا۔ نہ ظلم کیا نہ جھوٹ بولا اور نہ رشوت قبول کی بلکہ ڈالی تک قبول نہ کرتے تھے۔ **یہ تمام خوبیوں کا مجموعہ انہیں وراثتاً باپ سے ملا تھا۔** نہ صرف اس قدر بلکہ ان کے بچوں میں بھی فطرتاً یہ باتیں موجود ہیں مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے بھی سرکاری ملازم ہیں۔ **میں نے دیکھا ہے کہ ان کے دفتر والے ماتحت اور افسر بلکہ ہمسایہ تک ان کے چلن اور اخلاق کے مداح ہیں۔''**

(''سیرت المہدی'' جلد سوم صفحہ 235-237 مطبوعہ قادیان اپریل 1939ء)

منفرد خصوصیات

چونکہ آپ کے دل میں امام الزماں کی عقیدت سمندر کی طرح موجزن تھی اس لئے بالآخر 25 دسمبر 1930ء کو اپنی آخری بیماری کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے دست مبارک پر بیعت کرلی اس طرح ایک طرف حضرت اقدس کی مصلح موعود سے متعلق یہ عظیم پیشگوئی ''تین کو چار کرنے والا ہوگا'' فوق العادت رنگ میں پوری ہوئی اور دوسری طرف اس مغل شہزادہ کی شان تواضع اور آپ کے تعلق باللہ اور تقویٰ کی باریک راہ پر گامزن ہونے کی جلوہ گری بھی خلق خدا پر کھل گئی۔

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہ درگاہ باری

اس کے علاوہ بھی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو متعدد خصوصیات حاصل تھیں مثلاً

اول۔ فرزند اکبر ہونے کے علاوہ آپ دعویٰ ماموریت سے قبل حضرت مسیح موعود کی مقدس اور خدانما زندگی کے شاہد ناطق تھے۔

دوم۔ جس زمانہ میں آپ لاہور میں تعینات تھے حضرت اقدس آپ ہی کے ہاں قیام فرما ہوتے تھے۔

سوم۔ حضرت مسیح موعود کے وصال کی آپ کو جناب الٰہی کی طرف سے الہاماً خبر دی گئی۔

خودنوشت جامع سوانح

اب ذیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم اعجاز رقم سے آپ کی خودنوشت ادبی سوانح حیات ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''اردو فارسی میں اب تک پرانے اور نئے رنگ میں جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یا شائع کی گئی ہیں، وہ ایک ہی قسم کی نہیں، مختلف اقسام کی ہیں اور پھر صوبہ وار ان کی قسمیں بھی جداگانہ ہیں اور ان صوبہ وار اقسام کا اکثر حصہ مذاق کے تابع ہے۔ ایک صوبہ ہندوستان کا مذاق دوسرے صوبے سے کسی نہ کسی حد تک ضرور اختلاف رکھتا ہے۔ اس سے یہ مطلوب نہیں کہ بالکل ہی اصولی اختلاف ہو بلکہ یہ کہ ہر ایک صوبہ کی تعلیمی حیثیت اور تعلیمی سرمایہ کی حیثیت سے کسی نہ کسی حد تک اختلاف ہے۔ صوبہ بنگالہ کی تصنیفات یا تالیفات کا کچھ اور حال ہے اور ممالک متحدہ کی حیثیت اور طور کچھ اور ہے۔ دلی اور لکھنؤ کا کچھ اور ڈھنگ ہے اور صوبہ پنجاب کا کچھ اور صوبہ بمبئی کا کچھ اور صوبہ مدراس کا کچھ اور۔ یہ سوال ایک بڑا لمبا جواب چاہتا ہے اور اس میں کتابوں کی ایک بڑی فہرست کے دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم مختصر طور پر یہ جواب دیتے ہیں۔ وہ بھی اپنے رنگ میں نہ کسی اور کے رنگ میں۔ کیونکہ بہت سے لوگ صوفیانہ خیال سے اگر دیوان حافظ تو بہت سے دیوان سعدی کے ثناخواں ہیں۔

(الف) میں فارسی کے دواوین میں سے حافظ، سعدی، صائب، غنی اور واقف کو پسند کرتا ہوں اور رباعیات حضرت خیام، مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ، ابیات مولانا جامی، بوستان، کریما۔

(ب) نثر میں سے گلستان اخلاقی رنگ میں۔

1۔ اردو دواوین میں سے دیوان غالب، دیوان سودا، دیوان میر، دیوان داغ، دیوان حبیب، کلام اقبال، کلام حضرت اکبر الہ آبادی کلام حضرت ریاض، کلام حضرت مظفر، کلام حضرت جلیل، کلام جلال، کلام پنڈت بشن نرائن ابر لکھنوی، کلام حضرت حالی، مولانا آزاد مرحوم۔

2۔ نثر میں سے کلام مولانا عبدالحلیم ناولسٹ، مولانا سید احمد صاحب مرحوم، ادبی رنگ میں توبۃ النصوح مولوی نذیر احمد صاحب، تصانیف مولوی عبدالحلیم صاحب شرر، تصانیف پنڈت سرشار صاحب لکھنوی، طرز تحریر پنڈت چک بست، کلام مولوی ظفر علی خاں بی اے (علیگ) مالک رسالہ پنجاب ریویو، مضامین شیخ عبدالقادر ایڈیٹر مخزن پنجاب، سید ناصر علی صاحب خان بہادر مالک صلائے عام دہلی، تنقیدات رسالہ زمانہ مہدیات ایڈیٹر رسالہ الناظر لکھنؤ۔

اوپر جس قدر حوالے دیئے گئے ہیں یہ استقرائی ہیں اور ان کا نام باعتبار جداگانہ رنگوں کے لیا گیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان میں اضافہ نہیں ہوسکتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور صاحب ان میں کچھ کمی بھی کرسکیں۔ میں نے ان کا نام بطور ایک نظیر کے لیا ہے۔

3۔ اوائل عمر میں مجھے ہمیشہ وہ کتاب اور وہ تصنیف یا تالیف پسند ہوا کرتی تھی جس میں حقیقت الامور پر بحث کی گئی ہو، جو نرا قصہ اور کہانی نہ ہو۔ میں صوفیانہ رنگ کی تصانیف خواہ کسی مذہب کی ہوں زیادہ پسند کرتا رہا ہوں۔ فلسفی رنگ کی کتابوں اور تصانیف سے مجھے شروع سے ایک خاص قسم کا شوق رہا ہے اور یہی سلسلہ مجھے سب سے زیادہ پسند بھی آیا ہے اور یہی رنگ مجھے زیادہ محظوظ کرنے کا ذریعہ ہے۔ دواوین اور اشعار میں سے میں وہ سلسلہ پسند کرتا ہوں کہ جن میں سوز وگداز ہو اور جن میں شاعر نے کوئی حقیقت ظاہر کی ہو۔ ان کا ایک مصرع بھی میرے دل پر خاص اثر کرتا اور مجھے ایک خاص حظ بخشتا ہے۔ اسی طرح فلسفی رنگ کی بحثیں اور صوفیانہ رنگ کی تصانیف سے میں ایک خاص خوشی کا احساس کرتا ہوں۔ بعض دفعہ مجھے ساری کتاب ناپسند ہوئی۔ کبھی اس کا ایک جملہ بمقابلہ ساری کتاب کے میرے لئے ایک خوش کن ذخیرہ ثابت ہوا۔ ایک دفعہ مجھے ہندی دوہوں کی ایک کتاب ملی۔ میرے دل پر ان دوہوں نے اتنا اثر کیا کہ میں کبھی کبھی اکیلا ہو کر انہیں بار بار پڑھتا تھا۔ اس وقت میرے دل

میں سے ایک جوش اٹھتا تھا اور میں اپنے دل میں ایک خاص قسم کا سرور محسوس کرتا تھا۔بعض دفعہ ایک شعر نے وہ حالت کی ہے کہ ہزاروں شعر سے بھی وہ سماں نہیں پیدا ہوا۔ایک دفعہ ایک پنجابی فقیر صبح ہی صبح پنجابی زبان میں یہ گا رہا تھا کہ

''جو پتا ایک دفعہ اپنی شاخ سے گر جاتا ہے وہ پھر کبھی اس شاخ پر نہیں لگ سکتا۔''

میں نے دیکھا کہ ایک اچھا پڑھا لکھا آدمی یہ سن کر زار زار روتا تھا اور اس کی حالت واقعی کسی اور رنگ میں تھی۔

میرے مطالعہ کی ترقی اور وسعت کا باعث اس قسم کی کتابیں اور مضامین ہوئے ہیں، اب مجھے یہاں تک خبط ہے کہ میں ایسے ہی مضامین یا اشعار، فقرات، جملوں کی تلاش میں صد ہا صفحے پڑھ ڈالتا ہوں۔اگر ایک ہزار صفحہ کی کتاب سے ایک فقرہ بھی میرے مذاق کے مطابق آیا تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ کتاب کی قیمت وصول ہوگئی اور میرا وقت رائیگاں نہیں گیا۔

مجھے کسی کتاب نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا اور نہ محظوظ کیا جس قدر اس قسم کے فقرات اور مضامین نے فائدہ پہنچایا اور محظوظ کیا۔

میری رائے میں اگر کسی کتاب کا ایک فقرہ بھی دل پر اثر کرتا ہے اور خیالات میں تموج اور جوش پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے تو وہ کتاب کی جان، کتاب کی کفالت ہے اور وہ کتاب لائق انتخاب ہے۔

(4) میں کوئی خاص ایسی کتاب بیان نہیں کرسکتا کہ جس نے میری علمی زندگی میں کوئی خصوصیت پیدا کی ہو اور میں اس خصوصیت کی وجہ تصنیف یا تالیف کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔میں نے اپنے اردگرد ایک لمبی چوڑی کتاب لکھی دیکھی اور اسے دلچسپ پایا۔ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرہ نے میرے خیالات میں خاص تموج پیدا کیا۔بعض دفعہ ایک ہی فقرہ اور ایک ہی بات نے مجھ پر وہ اثر کیا کہ میں بیٹھے بیٹھے صد ہا صفحے لکھ گیا نہ ہاتھ روکے سے رکا اور نہ قلم رکتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک اعلیٰ پایہ کی کتاب کوئی اڑھائی سو صفحہ تک پڑھ گیا لیکن میرے دل اور دماغ پر کوئی خاص اثر نہ ہوا میں جب کسی مضمون کے لکھنے پر قلم اٹھاتا تھا تو ایک دو سطریں لکھ کر خود بخود رک جاتا تھا۔میں قریباً اکتا گیا۔دیوان صائبؔ پاس پڑا تھا۔اٹھا کر پڑھنے لگا۔میں نے شعر دو دفعہ پڑھے ہوں گے کہ دل و دماغ میں اس قسم کا جذبہ ہوا کہ میں رات کے ایک بجے تک لکھتا رہا اور نئے نئے مضامین پیش ضمیر آ گئے۔

اس کا باعث کیا تھا کہ ان مضامین نے دل و دماغ پر اثر کیا اور جذب مضامین کی طاقت خود بخود پیدا ہوگئی تھی؟محض تاثیر۔

میری رائے میں سلسلہ تصنیف اور تالیف کے واسطے کسی بڑے مصالحہ کی ضرورت نہیں۔صرف چند مؤثر جاذب فقرات کی ضرورت ہے۔

(5) جو کتابیں حقیقی واقعات اور صادق امور پر لکھی گئی ہیں۔جن میں یا اخلاقی رنگ یا فلسفیانہ طرز میں بحث کی گئی ہے۔ان کے لفظ لفظ نے میری زندگی اور میرے ضمیر پر خاص اثر کیا ہے۔کتاب پر ہی موقوف نہیں ایسے مؤثر فقرات نے بھی میری زندگی اور میرے دل و دماغ پر اثر کیا ہے۔پڑھ کر ہی نہیں بلکہ سن کر بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔خوش مضمون خوش صدا کا مجھ پر ایک خاص اثر ہوتا ہے اور ان حالات میں میرے دل میں جدت مضامین کا تموج ہوتا ہے۔اگر کوئی شخص بانسری خوش الحانی سے بجا رہا ہو اور اردگرد کوئی شور و شغب نہ ہو تو میرے دل و دماغ میں مضامین جدید کا ایک خاص تموج پیدا ہوتا ہے اور لکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔موسم کی خوش گواری بھی مجھ پر یہی اثر کرتی ہے۔کبھی کبھی مایوسی اور اداسی کا بھی یہی فوری اثر ہوتا ہے۔

ایک دفعہ طبیعت کند پڑی ہوئی تھی۔بہتیرا چاہا کہ کچھ لکھوں یا لکھ سکوں مگر طبیعت کہنے میں نہ آئی۔دیوان حضرت مینائی اٹھا لیا کھولتے ہی اس شعر پر نظر پڑی۔

ہر جام میں ہے جلوۂ مستانہ کسی کا
میخانہ ہمارا ہے جلو خانہ کسی کا

نہیں معلوم اس بزرگ شاعر کے اس شعر میں کیا کچھ اثر بھرا تھا طبیعت پڑھتے ہی کھل گئی اور قلم خود بخود عرصہ قرطاس پر چل پڑا۔

(6) میں نے سب سے پہلے پہل پنجابی زبان میں مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کی بحر میں سسی پنوں کی داستان لکھی۔ناظرین نے اسے بہت پسند کیا اور میں بھی ایک حد تک اسے پسند کرتا تھا۔کیونکہ وہ ایک درد کی کہانی تھی۔اس سے میری طبیعت مضامین نویسی پر متوجہ ہوئی اس کے بعد دوسرے نمبر کی کتاب (مرآۃ الخیال) مثل فلاسفی پر لکھی گئی۔

(7) یہ کہنا کسی قدر مشکل ہے کہ کونسی کتاب میری تصنیفات میں سے بہترین کے درجہ میں ہے۔کسے بہتر کہوں اور اور کسے ناقص، درجہ بدرجہ میں شاید میری رائے میں کوئی بہتر ہو اور دوسروں کے خیال میں مجموعہ ناقص۔''حسن اپنی اپنی پسند، کتاب و مضمون اپنی اپنی پسند'' ہاں اتنا کہوں گا کہ جیوں جیوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اور پیک عمر منازل تجربہ طے کرتے کرتے بڑھتا جاتا ہے پچھلے خیالات میں سے بعض خیالات قابل ترمیم یا قابل تشریح ضرور معلوم دیتے ہیں۔

پچھلے سال فن شاعری پر ایک چھوٹا سا رسالہ جو لکھا ہے وہ میری اور چند مبصرین کی رائے میں ایک اچھے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔اب ایک کتاب کو سات سو صفحہ کی موسوم بہ اساس اخلاق مطبع وکیل ہند امرتسر میں شائع ہوئی ہے۔میری رائے میں اس رنگ میں اردو زبان میں بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔اس کتاب میں خاص اصولوں کی پابندی سے اساس الاخلاق پر بحث کی گئی ہے۔اگر نقادان ملک نے اسے پسند کیا تو میری رائے میں میری پینتالیس چھیالیس تصانیف میں سے یہ کتاب بہترین ہوگی اور شاید بعض کی نظروں میں یہی کتاب بہترین میں سے شمار ہو کیونکہ ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔اگر سب نہیں تو فقرے دو فقرے شاید اچھے نکل آئے۔

تصنیفات

(1) اساس اخلاق (2) قوت اور محبت (3) الوجد (4) جبر و قدر (5) تبین الحق (6) مرآۃ الخیال (7) صدائے الم (8) معیار (9) اصول (10) سسی و پنوں (پنجابی) (11) اخلاق احمدی (12) ریاض الاخلاق (13) سراج الاخلاق۔ (14) رفیق الاخلاق (15) فرحت (16) صداقت (17) امثال (18) دل نواز (19) دلسوز (20) ایک اعلیٰ ہستی (21) بزم خیال (22) زمیندارہ بنک (23) نظم خیال (24) الفت (25) راز الفت (26) فن شاعری (27) مشیر باطل (28) نبوت (29) الصلوٰۃ (30) اعتصام۔ (31) حیات صادقہ (32) نساء المومنین (33) خیالات (34) یاد رسولؐ (35) یادگار حسینؓ (36) ایثار حسینؓ (37) علوم القرآن (38) ملت (39) النظر (40) فنون لطیفہ (چند نظمیں (زندگی) (41) درس بیخودی (42) طلاق و کثرت ازدواج (43) تنقید بر مثنوی مولانا قدوائی (44) ذبح گائے (45) فلسفہ (46) صفات باری (47) سفر نامہ (48) مجموعہ مضامین (بارہ جلد) وغیرہ۔

(رسالہ نقوش لاہور ''آپ بیتی نمبر'' صفحہ 537-539 ایڈیٹر جناب میاں محمد طفیل)

آپ کا ممتاز عارفانہ مقام معاصرین کی نظر میں

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پیدا کردہ شاندار لٹریچر سے تاریخ ادب میں بیش بہا اضافہ ہوا۔جناب حافظ قاری فیوض الرحمٰن (ایم اے ایم او ایل پی ایچ ڈی ایم اے عربی۔اردو۔عربی۔اسلامیات) نے اپنی کتاب ''معاصرین اقبال'' مطبوعہ 1993ء) میں لکھا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد خواجہ حسن نظامی، مفتی کفایت اللہ، اکبر الہ آبادی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ (صفحہ 359)

اس سلسلہ میں مزید تحریر کرتے ہیں۔

''مرزا سلطان احمد کو مسلمانوں کے رفاہی کاموں سے بڑی دلچسپی تھی۔وہ انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔اقبال سے ان کی پہلی ملاقات انجمن ہی کے جلسوں میں ہوئی تھی۔اس کے بعد علامہ اقبال اور ان میں دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے۔1916ء میں انجمن کے ایک اجلاس کی دوسری نشست کی صدارت انہوں نے کی جس میں علامہ اقبال نے شمع و شاعر دو نشستوں میں پڑھی تھی''۔

(صفحہ 358۔ناشر نیشنل بک سروس اردو بازار لاہور)

لسان العصر جناب اکبر حسین اکبر الہ آبادی آپ کے کس درجہ مداح تھے؟ اس کا اندازہ ان مکتوبات سے ہوسکتا ہے:۔جو انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام رقم فرمائے اور جنہیں آپ نے قادیان سے ''مکتوبات اکبر'' کے نام سے شائع کردئے تھے اور جن کے دوسرے ایڈیشن کا اعزاز ''نیا ادارہ'' 15 سرکلر روڈ لاہور کو نصیب ہوا۔

1۔ جناب اکبر الہ آبادی نے 18 فروری 1912ء کے مراسلہ میں لکھا

''آپ کی کثرت معلومات اور زور قلم اور بلند خیالی اور عارفانہ طبیعت آپ کے لئے بڑی نعمتیں ہیں''۔

(صفحہ 23)

2۔24 جنوری 1913ء کے مکتوب میں تحریر کیا:۔

''میں آپ کو نیاز نامہ لکھنا چاہتا تھا۔ایک مضمون تصوف کی نسبت بہت اچھا تھا اور حال میں کسی اخبار میں آپ کا ایک عمدہ مضمون دیکھ کر آپ کے ثبات قدم اور صحیح الخیالی پر خوش ہوا تھا۔اس کی داد دینی تھی اگرچہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔جس طرح ایک تندرست جوان اپنی تندرستی کا احساس راحت کے ساتھ کرتا ہے اسی طرح آپ ایسا ایک صحیح الخیال فلاسفر اپنے خیالات کی لذت سے متمتع ہوتا ہے مدح ہو یا نہ ہو۔آپ کی تصنیفات حال میں کتاب النسافی الاسلام نہایت عمدہ کتاب ہے۔قومی اور مذہبی لٹریچر میں نہایت قیمتی اضافہ ہے۔اس لائق ہے کہ انگریزی میں ترجمہ ہو'' (صفحہ 26-27)

3۔جناب اکبر الہ آبادی نے 13 مئی 1917ء کو بذریعہ مکتوب ان الفاظ میں آپ کو خراج تحسین ادا کیا۔

''حبیبی و مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کے چند لفظ بحر معنی کی ہزاروں موجوں کا جوش دکھاتے ہیں''

(صفحہ 48)

4۔لسان العصر نے 31/اکتوبر 1918ء کے گرامی نامہ کا آغاز ہی ان سنہری الفاظ سے کیا ''آپ کی تصانیف کا کیا پوچھنا نہایت واضح قرآن کے موافق۔مذاق اسلامیہ کے مطابق۔اللہ جزائے خیر دے''

(صفحہ 55)

مرض الموت کا احوال فقیر سید وحید الدین کے قلم سے

لاہور کے مشہور و معروف خاندان کے چشم و چراغ جناب فقیر سید وحید الدین مرحوم کے بزرگوں کے حضرت صاحبزادہ سے دوستانہ مراسم اور قریبی روابط تھے آپ کی کتاب ''انجمن'' میں سید وحید الدین صاحب نے آپ کے اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز ہونے اور گرانقدر خدمات انجام دینے کا مفصل ذکر کیا ہے جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں کتاب شائع کردہ آتش فشاں پبلیکیشنز لاہور کے صفحہ 141 میں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کی مرض الموت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔:

''مرزا صاحب بیمار ہونے کے باوجود روانی کے ساتھ خط کی عبارت فر فر بولتے اور میں اپنی بدخطی چھپانے کے لئے آہستہ لکھتا۔میری سست نگاری ان کی زود گوئی کا ساتھ کہاں دے سکتی تھی جب میں خط لکھ چکتا تو مرزا صاحب اسے پڑھتے اور میں ان کے تیوروں

سے بھانپ لیتا کہ میری تحریر سے وہ مطمئن نہیں ہیں بلکہ کچھ دل گرفتہ ہی ہیں۔ میں دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا۔ مجھے ایک جملہ جو انہوں نے اپنے دوست کے خط میں مجھ سے لکھوایا تھا آج تک یاد ہے "یہ خط وہ شخص کسی اور سے لکھوانے کا محتاج ہے جو جب بھی قلم اٹھاتا تھا تو صفحے کے صفحے بے تکان لکھتا جاتا اور پھر بھی اس کا قلم رکھنے کا نام نہیں لیتا تھا"۔ (صفحہ 141)

حضرت صاحبزادہ صاحب کا المناک سانحہ وصال

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے 2؍جولائی 1931ء کو قادیان میں انتقال کیا حضرت مصلح موعود نے ایک جم غفیر کے ساتھ باغ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ مزار حضرت مسیح موعود کے احاطہ میں شرقی جانب سپرد خاک کئے گئے یہ ایسی عدیم المثال سعادت ہے جو حضرت اقدس کے بعد آپ کی نرینہ اولاد میں سے صرف آپ کو جناب الٰہی سے عطا کی گئی۔

برصغیر کے پریس کا زبردست خراج تحسین

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جیسے عالمی شہرت یافتہ اردو صاحب طرز ادیب و مصنف کی وفات سے دنیا اردو ادب کے حلقوں میں صف ماتم بچھا دیا آہ ایک شمع گل ہوگئی ایک چراغ بجھ گیا اور علم و معرفت کی انجمنیں سونی پڑ گئیں بایں ہمہ یہ ممکن نہیں کہ زمانہ لوح قلب سے آپ کی یادوں کے نقوش مدھم کر دے۔ شاعر احمدیت جناب ارشاد احمد شکیب کا یہ حقیقت افروز اسی یقین اور عزم جواں کا پیامبر ہے۔

لوح آفاق پہ وہ نقش بتایا جائے
حشر تک جو نہ زمانے سے مٹایا جائے

برصغیر کے رسائل و جرائد پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے سانحہ ارتحال کا کیا حشر ٹوٹا اور کیسی قیامت بیت گئی اس کی کیفیت کا اندازہ کرنا آج پون صدی بعد ممکن نہیں بطور نمونہ چند تاثرات ملاحظہ فرمائیے۔

"ادبی دنیا" کے ایڈیٹر اور شمس العلماء احسان اللہ خاں تاجور نجیب آبادی (1894ء-1951ء) نے اپنے رسالہ میں آپ کی تصویر دے کر یہ نوٹ شائع کیا کہ۔

"دنیائے ادب اس ماہ اردو کے نامور بلند نظر اور فاضل ادیب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے بھی محروم ہوگئی۔ آپ نہایت قابل انشاء پرداز تھے۔ اردو کا کوئی حصہ ان کی رشحات قلم سے محروم نہ رہا ہوگا۔ قانون و عدالت کی اہم مصروفیتوں کے باوجود بھی مضامین لکھنے کے لئے وقت نکال لیتے تھے۔ بہت جلد مضمون لکھتے تھے۔ عدالت میں ذرا سی فرصت ملی تو وہیں ایک مضمون لکھ کر کسی رسالہ کی فرمائش پوری کر دی۔ اردو زبان کے بہت سے مضمون نگاروں نے ان کی طرز انشاء کو سامنے رکھ کر لکھنا سیکھا افسوس کہ ایسا ہمہ گیر و ہمہ رس انشاء پرداز موت کے ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا۔

مرزا صاحب مرحوم سیلف میڈ (خود ساز) لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے پٹواری کی حیثیت سے ملازمت شروع کی اور ڈپٹی کمشنر تک ترقی کی۔ آپ مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود) کے فرزند تھے۔ اپنے محترم باپ کی زندگی میں ان کی "نبوت بروزی" پر ایمان نہیں لائے۔ ان کی وفات کے بعد اور اپنی وفات سے کچھ دن پہلے اپنے چھوٹے بھائی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اردو میں بیش قیمت لٹریچر آپ نے اپنی یادگار کے طور پر چھوڑا ہے۔ علم اخلاق پر آپ کی کتابیں اردو زبان کی قابل قدر تصانیف میں سے ہیں"۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے ترجمان "حمایت اسلام" 9 جولائی 1931ء نے لکھا۔

"یہ خبر گہرے حزن و ملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے صاحبزادے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب پراونشل سول سروس کے ایک ہر دلعزیز اور نیک نام افسر تھے۔ اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ خان بہادر صاحب مرحوم نے علم و ادب پر جو احسانات کئے ہیں وہ کبھی آسانی سے فراموش نہیں کئے جا سکتے ان کے شغف علمی کا اس امر سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ ملازمت کی انتہائی مصروفیتوں کے باوجود گراں بہا مضامین کے سلسلے میں پیہم جگر کاری کرتے رہے۔ ہمیں مرحوم کے عزیزوں اور دوستوں سے اس حادثہ میں دلی ہمدردی ہے۔ باری تعالیٰ مرحوم کو فردوس کی نعمتیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

قیام پاکستان کے عرصہ بعد "سیاست جدید" (کانپور نے درد والم میں ڈوبے ہوئے اشکبار قلم سے لکھا)

"اس بیسویں صدی کے شروع کے بیس سالوں میں اردو کے کسی بھی قابل ذکر رسالہ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے اس کے مضمون نگاروں میں ایک نام مرزا سلطان احمد کا ضرور نظر آئے گا۔ عمومی۔ علمی و فلسفیانہ موضوعوں پر قلم اٹھاتے تھے۔ ان کے مضامین عام اور عوامی سطح سے بلند اور سنجیدہ مذاق والوں کے کام کے ہوتے تھے۔ رسالہ الناظر مشہور زمانہ کانپور............ ادیب الہ آباد۔ مخزن لاہور۔ پنجاب لاہور وغیرہ میں ان کی گلکاریاں نظر آتی تھیں۔ رفتہ رفتہ اردو والوں نے انہیں بالکل ہی بھلا دیا۔ ان کے قلم سے چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نکلی تھیں جن کی میزان چالیس درجن سے کم نہ ہوگی۔ کسی کتاب کو ان کے خصوصی طرز تحریر کے باعث قبولیت عام نصیب نہ ہوئی۔ اور اب جبکہ پاکستان کے قیام کے بعد اس سرزمین میں اردو کی خدمت ہو رہی ہے اور بہت پرانے مصنفوں اور مؤلفوں کی کتابیں جو گمنام اور مثل گمنام کے ہو چکی تھیں وہاں بڑے آب و تاب سے چھاپی جا رہی ہیں ان کے ذخیرہ تصانیف کی طرف سے کسی کو بھی تا حال توجہ کی توفیق نہیں ہوئی۔"

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 7؍اگست 1965ء صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود کے شبیہ

حضرت مرزا سلطان احمد کی شکل میں حضرت مسیح موعود سے مشابہت پائی جاتی تھی اور کوئی نظم پڑھتے وقت گنگنانے کی آواز تو حضور کی طرز سے بہت ہی ملتی تھی۔ آپ سے ملنے والے آپ سے مل کر روئے مبارک حضور کی مشابہت پا کر روحانی مسرت حاصل کیا کرتے تھے۔

چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے 4 جولائی 1931ء کو حضرت کی خدمت میں جو عریضہ تعزیت ارسال کیا۔ اس میں لکھا۔

"آج الفضل میں جناب میرزا سلطان احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھی مجھے جب کبھی مرحوم کی بیماری کے آخری ایام میں مرحوم کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تو مرحوم کو دیکھ کر یہ مصرعہ میری زبان پر جاری ہو جایا کرتا تھا۔ ع

دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

آخری عمر میں مرحوم کا چہرہ بہت حد تک حضرت مسیح موعود کے چہرہ مبارک سے مشابہ نظر آیا کرتا تھا۔ اور رنگ بھی بہت صاف ہو گیا تھا۔ آخر ان کی صفائی باطن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسلہ میں داخل ہونے اور پھر حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی آغوش میں جگہ دے اور جنت میں بھی حضرت مسیح موعود کا روحانی قرب نصیب کرے"۔

(ریکارڈ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

امام الزماں کی مبشر رویا مستقبل سے متعلق

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اللہ جل شانہ نے 20؍اکتوبر 1899ء کو اپنے برگزیدہ امام عالی مقام کو آپ کے فرزند اکبر اور ان کے پیارے لخت جگر حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی شکل وصورت میں مستقبل کی نسبت ایک ذوالوجوہ بلکہ پر معارف نظارہ دکھلایا جس کے مختلف گوشے اور پہلو منصۂ شہود پر آ چکے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ حضرت اقدس کے قلم مبارک سے اس پُر اسرار خواب کا تذکرہ ہدیہ قارئین کر کے یہ مختصر تحقیقی مقالہ اختتام پذیر ہوتا ہے۔ حضور نے اشاد فرمایا

"20؍اکتوبر 1899ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام **عزیز** ہے۔ اور اس کے باپ کے نام کے سر پر **سلطان** کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے۔ کہ عزیز **عزت پانے والے کو کہتے ہیں** اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی **سلطان عربی زبان میں اس دلیل کو کہتے ہیں۔ کہ جو ایسی بین الظہور ہو۔ جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کر لے۔** گویا سلطان کا لفظ تسلط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے۔ بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اس کا تسلط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا۔ اس کی یہ تعبیر ہوئی۔ کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہوگا۔ ظہور میں آئے گا۔ اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا۔ جس کو خواب میں عزیز کے تمثل سے ظاہر کیا گیا۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 4 ص 2 از اشتہار 22؍اکتوبر 1899ء بحوالہ تذکرہ طبع چہارم صفحہ 339-340 مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ رویا مذکور اشارۃً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرما دیا تھا کہ عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو میں نے دیکھا ہے۔ (تذکرہ ص 284)

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبان دولت ظل ہما یہی ہے
سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

(درثمین)

چہرہ پردہ میں شامل ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مختلف ممالک میں اپنے حالات اور لباس کے مطابق پردہ کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 8 نومبر 1924ء)

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ (-) میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے۔ اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے...... چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 301)

روحانی کمال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے کہ خدا تعالیٰ کی تصویر اس میں کھنچی جائے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 27)

سلیم شاہجہانپوری صاحب

الٰہی نصرت کا ایک روشن نشان

میری والدہ طاعون سے شفایاب ہو گئیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے 19 رجولائی 2004ء کے شمارے میں مکرم ومحترم جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ''عالم روحانی کے لعل و جواہر'' کے مستقل عنوان کے تحت 'خدائے ذوالجلال کی نصرت کا ایک نشان' شائع کروایا ہے جس نے میری یادوں کے دریچے کھول دیئے اور مجھے اب سے 74 سال پہلے کا ایک ہولناک واقعہ یاد آ گیا یہ اس زمانہ کی بات ہے جب میں ورنیکولر مڈل کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کر کے شاہجہانپور کے مشن ہائی سکول میں داخلہ لے کر اسپیشل فرسٹ ائیر کا طالب علم بن چکا تھا۔ اس زمانہ میں اردو مڈل سکول پاس طالب علموں کو انگریزی ہائی سکول میں داخل ہو کر دوسال کا اسپیشل کورس پاس کر لینے کے بعد انگریزی کی آٹھویں جماعت میں داخلہ مل جاتا تھا۔ اس وقت میرے والد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا اور میں اپنی والدہ کے ساتھ ایک کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر تھا اور روزانہ ڈیڑھ دو میل پیدل چل کر مشن ہائی سکول جایا کرتا تھا لیکن جلد ہی مجھے ایک پڑوسی سے جو سائیکلوں کی مرمت کرتے تھے صرف دس روپیہ میں ایک مرمت شدہ سائیکل ہاتھ آ گئی اور مجھے پیدل چلنے سے نجات مل گئی۔ اس زمانہ میں جاپان کی ارزاں ترین مصنوعات کا بہت چرچا تھا اور نئی سائیکل پندرہ روپے میں مل جاتی تھی۔ ہم جس مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہتے تھے وہ ایک بیوہ خاتون کی ملکیت تھا اور دوطرفہ بنا ہوا تھا یعنی اس کا ایک کمرہ تو مغرب کی طرف تھا جس کے آگے کھپریل والا دالان تھا جو مشرقی جانب تھا اس کے آگے وسیع وعریض صحن تھا جسے طے کر کے ہم اپنے مغرب والے دالان میں پہنچ جاتے تھے جس کے پیچھے کمرہ تھا۔ یہ رہائش ہمارے لئے سستی بھی تھی اور ہماری ضرورت سے زیادہ بھی۔

مالکہ مکان ایک بیوہ تھی جس کا اکلوتا جوان بیٹا دریا کے سیلاب میں ڈوب کر فوت ہو چکا تھا اور یہ اس کے غم میں رو رو کر اپنی بینائی کھو بیٹھی تھیں اور جوان بیٹے کی جدائی میں اکثر اوقات روتی رہتی تھیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب سارے ملک میں طاعون پھیل چکی تھی اور روزانہ ہر گھر سے دو چار لاشے نکلنے لگے تھے۔ میں جب سکول پہنچتا تو کئی ساتھیوں کے طاعون سے مرجانے کی خبر پا کر دل دہل جاتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور بالآخر ہیڈ ماسٹر صاحب جن کا نام اے آر چوپڑہ تھا اور وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے انہوں نے موقعہ کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے سکول غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیا۔

شہر میں ہو کا عالم اور موتا موتی کا منظر تھا۔ لوگ ڈرے ہوئے تھے اور ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ نہ معلوم کس وقت کس کی باری آ جائے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ہمارے گھر سے بھی مرے ہوئے چوہے نکلنے لگے۔ مالکہ مکان بھی طاعون سے نہ بچ سکیں۔ ایسی حالت میں کس کا کفن دفن اور کس کی نماز جنازہ ایک ہندو ٹھیلے والا تھا جو دس روپے فی لاش لے کر دس پانچ لاشیں ٹھیلے پر لاد کر اور عواقب سے بے خبر ہو کر انہیں دریا برد کر دیتا تھا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک روز میری والدہ کی ران میں بھی گلٹی نکل آئی مجھ کو اپنی والدہ سے بڑی محبت تھی میں بھاگ کر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری کی خدمت میں پہنچا، جو والد صاحب کی وفات کے بعد تنہا ہمارے کفیل تھے اور سڑک کے دوسری طرف کی گلی میں رہائش پذیر تھے۔ (یہ مکان اب بھی جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی ملکیت اور قبضہ میں ہے جس میں مربی صاحب رہائش پذیر ہیں۔)

حافظ صاحب مرحوم ومغفور کو جب میں نے یہ پریشان کن خبر سنائی تو انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ ''بیٹا گھبراؤ نہیں اور فکر نہ کرو اور فوراً حکیم محمد صدیق صاحب کے پاس جا کر دوا لے آؤ اور جیسا وہ کہیں اس پر عمل کرو اور دعائیں بھی کرتے رہو۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں میں ان کی ہدایت پر فوراً حکیم صاحب کے پاس حاضر ہوا اور مدعا بیان کیا وہ ایک نیک اور ہمدرد انسان تھے اور ہمارے گھر سے نزدیک ہی رہتے تھے۔ انہوں نے بھی مجھے تسلی دی اور کچھ گولیاں بھی دیں۔

میں نے گھر آ کر فوراً یہ عمل شروع کر دیا لیکن شدت غم میں میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جن کو میں نے داہنے ہاتھ کی آستین سے صاف کر ڈالا اور اماں پر ظاہر نہ ہونے دیا اور تھوڑے عرصہ بعد حضرت حافظ صاحب کو بھی اطلاع دیتا رہا۔ جن حالات سے میں ان دنوں گزر رہا تھا آج ان کا تصور بھی روح فرسا ہے میں عواقب سے بے خبر ہو کر ان کی خدمت میں لگا ہوا تھا۔ تیسرے روز خدا خدا کر کے گلٹی پھوٹ گئی۔ میں نے کپڑے سے جگہ کو صاف کیا اور بھاگ کر حضرت حافظ صاحب کے پاس پہنچا انہوں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مجھے ہدایت کی کہ یہ سب حال جا کر حکیم صاحب کو سناؤں اور جیسا وہ کہیں اس پر عمل کروں حکیم صاحب نے بھی حال سن کر اطمینان کا اظہار کیا اور کچھ گولیاں اور دیں۔ ابھی یہ عمل جاری تھا کہ ایک اور گلٹی گردن میں بھی نکل آئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جس مریض کو دوسری گلٹی نکل آئے وہ اس مرض سے نجات نہیں پا سکتا لیکن مجھے اس وقت اس بارے میں کچھ علم نہ تھا اور میں پھر بھاگ کر حضرت حافظ صاحب کے پاس پہنچا۔ انہوں نے یہ سن کر کچھ سکوت اختیار کیا لیکن میرے چہرے کی طرف نظر پڑتے ہی بول پڑے کہ فکر کی کوئی بات نہیں، فوراً جا کر حکیم صاحب کو خبر کرو اور دوا لے آؤ۔ میں بھاگم بھاگ حکیم صاحب کے پاس پہنچا اور نئی گلٹی کا حال سنایا۔ پہلے تو وہ بھی خاموش ہو گئے لیکن پھر فوراً ہی بول پڑے کہ فکر کی کوئی بات نہیں جس نے پہلی گلٹی کا زہریلا مواد نکال کر باہر پھینک دیا تھا وہ اس دوسری گلٹی کے اثر کو بھی زائل کر سکتا ہے۔ انہوں نے پھر کچھ گولیاں دیں اور پچھلے عمل کو دہرانے کے لئے کہا۔

خدا کو اپنے پیارے مسیح موعود کے لئے ایک اور معجزہ دکھانا منظور تھا کہ تیسرے روز وہ گردن کی گلٹی بھی پھوٹ گئی اور اس مہلک مرض سے بکلی نجات مل گئی۔ پھر میں بسلسلہ ملازمت مراد آباد چلا گیا اور والدہ تنہا رہ گئیں تو حضرت حافظ صاحب نے میری والدہ سے نکاح پڑھوا لیا۔ پھر میں تو مراد آباد، امروہہ اور سنبھل وغیرہ میں خدمات انجام دیتا رہا اور حضرت حافظ صاحب قادیان چلے گئے میری والدہ اس لق ودق مکان میں بالکل تنہا رہ گئیں۔ اسی دوران تقسیم ملک کا واقعہ پیش آ گیا اور میں سنبھل ضلع مراد آباد سے مع اہل وعیال لاہور سے ہوتا ہوا نواب شاہ سندھ آ گیا جہاں میرے خسر صاحب پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور اسٹیشن ماسٹری کا چارج لے چکے تھے۔ پھر غالباً 1953ء میں پیلی بھیت (یوپی۔ انڈیا) میں بھی فسادات شروع ہو گئے تو والدہ صاحبہ نے مجھے لکھا کہ اب آ کر مجھے لے جاؤ۔

جب والدہ صاحبہ اس مکان میں تنہا رہتی تھیں تو محکمہ کسٹوڈین کے حکام کئی مرتبہ مکان پر قبضہ کرنے کے لئے آتے رہے مگر والدہ صاحبہ کے جواب سے مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے تھے میں اس زمانہ میں نواب شاہ میں محکمہ انہار کے نصرت ڈویژن میں خدمات انجام دے رہا تھا وہاں سے تین ہفتہ کی رخصت لے کر شاہجہان پور پہنچا تو اماں نے فرمایا کہ دن میں تو حاجی عبدالقدیر صاحب مرحوم کے گھر سے بچے اور خواتین آ جاتی ہیں۔ رات کو میں اس لق ودق مکان میں تنہا رہ جاتی ہوں۔ میں نے اس عرصہ میں اپنی پسندیدہ کتابوں کو تین بکسوں میں بھرا لیکن مجھ سے ایک نقصان دہ فروگزاشت بھی ہو گئی کہ میں نے حضرت حافظ صاحب کے مکان میں نادر کتابوں کے متعلق نہ سوچا کہ ہمارے مکان سے چلے جانے کے بعد اس نادر مجموعہ کا کیا بنے گا جس کو حضرت حافظ صاحب بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہ صدمہ مجھے بھی آج تک ہے اور حضرت حافظ صاحب کو بھی ربوہ میں تا زیست رہا اور اگر کوئی شخص کتابوں کا تذکرہ چھیڑتا تو وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیتے تھے۔ معلوم نہیں محکمہ کسٹوڈین کے ذمہ دار افسروں نے ان نایاب کتابوں کا کیا حشر کیا۔

شاہجہانپور میں اپنے پرانے دوست احباب سے ملتا رہا اور کچھ دوست خود آ کر ملتے رہے اور اس دائمی جدائی پر اظہار ملال کرتے رہے جب روانگی کا دن آیا تو دوست احباب اسٹیشن تک پہنچانے آئے۔ ان میں میرے پرانے ہندو شاگرد بھی تھے انہوں نے اسٹیشن پہنچ کر گاڑی میں بیٹھے ہوئے سکھ مسافروں سے کہا کہ یہ ہمارے استاد اور ان کی والدہ ہیں جو ہمیشہ کے لئے وطن عزیز کو چھوڑ کر پاکستان جا رہے ہیں آپ سفر میں ان کا خیال رکھنا۔ وہ سب شریف لوگ تھے اور انہوں نے میرے شاگردوں کو اطمینان دلایا کہ ہم ان کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیں گے آپ مطمئن رہیں اور انہوں نے امرتسر تک ہمیں تکلیف نہ ہونے دی اور راستہ میں ہر اسٹیشن پر نئے آنے والوں کی یلغار سے ہمیں بچایا اور ہماری سیٹیں محفوظ رکھیں اور انسانی فریضہ ادا کر کے ہماری دعاؤں کے مستحق ٹھہرے۔ امرتسر سے بذریعہ بس ہم لاہور پہنچے جہاں ہماری آپا پہلے ہی سے بادامی باغ لاہور کے ایک الاٹ شدہ دومنزلہ مکان میں اپنی بیٹی وداماد اور بچوں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ میں چند روز وہاں رہ کر نواب شاہ چلا گیا لیکن میری والدہ صاحبہ لاہور ہی میں اپنی بیٹی کے ساتھ رہ گئیں اور وہیں انتقال کیا اور بادامی باغ کے قبرستان میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔

تلاش گمشدہ

حضرات! ہم سے ''خلوص'' گم ہو گیا ہے، اس کی عمر کئی ہزار برس ہے، بڑھاپے کی وجہ سے کافی کمزور ہو گیا ہے۔ گھر سے ''خود غرضی'' سے ان بن ہونے کی وجہ سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ اس کے بارے میں گمان یہ ہے کہ انسانوں کی وجہ سے ادھر ادھر ہو گیا ہے۔ اس کو آخری بار ''ہمدردی'' کے ساتھ دیکھا گیا تھا، تب سے ان دونوں کی کچھ خبر نہیں۔

اس کے بھائی ''اخوت'' اور ''سخاوت'' بہت پریشان وبے قرار ہیں اور بہن ''حب الوطنی'' کا تو کچھ نہ پوچھیں۔ جبکہ اس کے دو دوست ''محبت'' اور ''مہربانی'' اس کی تلاش میں خود کھو گئے ہیں۔ اس کی غیر موجودگی میں اس کے دشمن شر پسندوں نے ''تعصب'' اور ''ہوس'' کے ساتھ مل کر تباہی و بربادی مچا رکھی ہے، اس کی جڑواں بہنیں ''شرافت'' اور ''حیا'' اس کے غم میں فوت ہو گئی ہیں۔ اس کی ماں ''انسانیت'' شدید بیمار ہے، اپنے جگر گوشے ''خلوص'' سے ملنا چاہتی ہے تا کہ بقایا عمر اس کے ساتھ آرام سے گزار سکے!!

آپ سب حضرات سے گزارش ہے کہ جس کسی کو وہ ملے، وہ براہ مہربانی اسے اس کی ماں کے پاس پہنچا دے۔

(ہفت روزہ مہارت 30 نومبر 2000ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 40024 میں مظفر احمد خلیل ولد عنایت اللہ مرحوم قوم بھٹی پیشہ ٹیکسی ڈرائیور (مالک) عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکرہ آج بتاریخ 26-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔مکان دو منزلہ واقع ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد سندھ بمعہ دو دوکانیں۔2۔مکان واقع اوسلو ناروے مالیتی 2 ملین کرونر بینک قرض 1 ملین کرونر۔اس وقت مجھے مبلغ -/180000 روپے سالانہ بصورت ٹیکسی ڈرائیور مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مظفر احمد خلیل گواہ شد نمبر 1 انیس افکاری ناروے گواہ شد نمبر 2 نثار احمد ناروے

مسل نمبر 40025 میں صائمہ بشارت زوجہ کفایت اللہ بشارت پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر NK 50000 بذمہ خاوند محترم۔ 2۔ زیور مالیتی NK50000۔ 3۔مکان مالیتی ایک ملین نارویجن کرونر کا 1/2 حصہ۔اس مکان پر بینک لون 59500 ہے اور بقایا 405000 ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/NK15500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ بشارت گواہ شد نمبر 1 فضل احمد انس ناروے گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40026 میں عطاء النصیر احمد ولد اظہر احمد قوم قریشی پیشہ طالب علم میڈیسن عمر21 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK1000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء النصیر احمد گواہ شد نمبر 1 اظہر احمد ولد عبدالمنان ناروے گواہ شد نمبر 2 افتخار حسین اظہر ناروے وصیت نمبر 28405

مسل نمبر 40027 میں عثمان احمد ولد اظہر احمد قوم قریشی پیشہ عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK1000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عثمان احمد گواہ شد نمبر 1 اظہر احمد ولد عبدالمنان ناروے گواہ شد نمبر 2 افتخار حسین اظہر ناروے وصیت نمبر 28405

مسل نمبر 40028 میں کفایت اللہ بشارت ولد عنایت اللہ قوم پنجابی پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان مالیتی -/NK1000000 کا 1/2 حصہ۔ بینک لون -/595000 کا 1/2 حصہ۔ بقیہ رقم -/405000 کا 1/2 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK11000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد کفایت اللہ بشارت گواہ شد نمبر 1 فضل احمد انس ناروے وصیت نمبر 32425 گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40029 میں نسیم اختر زوجہ مظفر احمد خلیل قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو۔ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکرہ آج بتاریخ 26-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زیور طلائی زیور 30 تولے مالیتی-/230000 پاکستانی روپے۔ 2۔حق مہر-/10000 روپے وصول شدہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK 500 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نسیم اختر گواہ شد نمبر 1 انیس افکاری ناروے گواہ شد نمبر 2 نثار احمد ناروے

مسل نمبر 40030 میں چوہدری نصیر احمد عامر ولد محمد احمد صاحب منیر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ایک مکان اور ایک کار جو قرض پر لی ہوئی ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK18000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد عامر گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ناروے گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40031 میں محمد غالب جاوید ولد جاوید چوہدری قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK400 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد غالب جاوید گواہ شد نمبر 1 نثار احمد ناروے گواہ شد نمبر 2 افتخار حسین اظہر ناروے وصیت نمبر 28405

مسل نمبر 40032 میں انیس افکاری ولد محمد اشرف افکاری قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/162000 روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد انیس افکاری گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمومن ناروے وصیت نمبر 17960 گواہ شد نمبر 2 چوہدری مقصود احمد ورک ناروے

مسل نمبر 40033 میں تحسین ظفر زوجہ انیس افکاری قوم بھٹی پیشہ میڈیسن سیکرٹری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زیور مالیتی 20 تولے مالیتی-/150000 روپے۔ 2۔حق مہر-/150000 روپے وصول شدہ۔اس وقت مجھے مبلغ-/NK120000 سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد تحسین ظفر گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمومن ناروے وصیت نمبر 17960 گواہ شد نمبر 2 چوہدری مقصود احمد ورک ناروے

مسل نمبر 40034 میں بشارت احمد ولد غلام محمد قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔مکان مالیتی 12 لاکھ نارویجن کرونر اندازاً۔اس وقت مجھے مبلغ-/NK16500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس

کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشارت احمد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ناروے گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40035 میں طاہر محمود خان ولد فواد محمود خان قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ NK200/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر محمود خان گواہ شد نمبر 1 فواد احمد خان والد موصی ناروے گواہ شد نمبر 2 فضل احمد انس ناروے

مسل نمبر 40036 میں فوزیہ میر بنت میر عبدالسلام قوم میر پیشہ نرس عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 04-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ NK15000/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فوزیہ میر گواہ شد نمبر 1 میر عبدالسلام ناروے گواہ شد نمبر 2 فواد احمد خان ناروے

مسل نمبر 40037 میں ادریس احمد ولد چوہدری حسن محمد مرحوم قوم جٹ بندیچھ پیشہ زمیندارہ / ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ حال ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 72 کنال واقع چھینی قریشیاں ربوہ کا 1/5 حصہ۔ 2۔ زرعی رقبہ 14 نال واقع موی والا ضلع سیالکوٹ جس میں والدہ سمیت 6 بھائی اور بہنیں حصہ دار ہیں۔ 3۔ مکان نمبر 4 2/1 1 برقبہ دس مرلہ محلّہ دارالعلوم شرقی (نور) مندرجہ بالا تمام اس میں حصہ دار ہیں۔ 4۔ مکان نمبر 36/63 برقبہ دس مرلہ دارالعلوم شرقی برکت جو ذاتی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ NK5600/- ماہوار بصورت ملازمت/زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ادریس احمد گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمومن ناروے وصیت نمبر 17960 گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ورک ناروے

مسل نمبر 40038 میں فرخ جواد خان ولد فواد محمود خان قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ NK1000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرخ جواد خان گواہ شد نمبر 1 فواد احمد خان ناروے گواہ شد نمبر 2 فضیل احمد انس ناروے

مسل نمبر 40039 میں عدنان محمود خان ولد فواد محمود خان قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ NK500/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان محمود خان گواہ شد نمبر 1 فواد محمود خان ناروے گواہ شد نمبر 2 فضل احمد انس ناروے

مسل نمبر 40040 میں امۃ المنان ندیم زوجہ ندیم احمد خان قوم گوپیرا پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیور 8 تولہ طلائی مالیتی -/600000 پاکستانی روپے۔ 2۔ حق مہر NK20000/- اس وقت مجھے مبلغ NK1800/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المنان ندیم گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد خان ناروے گواہ شد نمبر 2 فواد محمود خان ناروے

مسل نمبر 40041 میں سعدیہ صنم ورک زوجہ عتیق محمود ورک قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 2 لاکھ روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ NK5500/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعدیہ صنم ورک گواہ شد نمبر 1 عتیق محمود ورک ناروے گواہ شد نمبر 2 منیر احمد ناروے

مسل نمبر 40042 میں Mahmud Irfan Syafi Rajo Batua S/o پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین اور مکان واقع Manislor برقبہ 300 مربع میٹر -/40000000 روپے۔ 2۔ کار Mitsubishi -/25000000 روپے۔ 3۔ موٹر سائیکل یاماہا -/6000000 روپے۔ 4۔ ٹی وی ویڈیو یوسیٹ ٹیپ ریکارڈ -/1700000 روپے۔ 5۔ Paolbla Rocives vilus -/1000000 روپے۔ 6۔ ایئر کنڈیشن -/1700000 روپے۔ 7۔ نقد رقم -/20000000 روپے۔ کل میزان -/95400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhmud Irfan Tatams گواہ شد نمبر 1 Syafa HIdayatullal وصیت نمبر 24845 گواہ شد نمبر 2 Mama supamen انڈونیشیا

مسل نمبر 40043 میں Mrs Nurhaity Irfan w/o Mahmud Irfan Syafaz پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1982ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 04-04-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بصورت 617 گرام سونا مالیتی -/536000 روپے، 2۔ ریفریجریٹر، واشنگ مشین، سلائی مشین مالیتی -/2500000 روپے 3۔ Mixture of Cake 4000000 روپے، 4۔ Vacume Measure 2000000 روپے 5۔ طلائی زیور 10 گرام 800000 روپے، 6۔ نقد رقم 3000000 روپے۔ کل میزان 12836000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ urbaity Irfan گواہ شد نمبر 1 Tatang Hida Yatiullah وصیت نمبر 24845 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Maman Suparama، A Solik انڈونیشیا

مسل نمبر 40044 میں Mrs Sutimah w/o Mr Udiman پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 03-05-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/500000 روپے،2۔مکان برقبہ 28 مربع میٹر -/2000000 روپے واقع Nislor میزان -/2500000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ Mrs Sutimah گواہ شد نمبر 1 Agmm Nur Ahmad s/o Udiman انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 s/o Atmah Kasman انڈونیشیا

مسل نمبر 40045 میں Edy Jam Hari s/o Mr Amshar (Late) پیشہ ملازمت عمر 67 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زمین برقبہ 140 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 5000000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 150000 روپے ماہوار بصورت آمد جائیداد بالا/ ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Edy Jam Hari گواہ شد نمبر 1 Hamid s/o Bunyamin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Amir Nursaleh s/o Rakse Kasjan انڈونیشیا

مسل نمبر 40046 میں Mr Tohari s/o Mr Nata Waria پیشہ کاشتکاری عمر 65 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-08-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1 ۔ مکان واقع Manislor برقبہ 72 مربع میٹر مالیتی 20000000 روپے، 2۔چاول کا کھیت برقبہ 525 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 11250000 روپے۔میزان 31250000 روپے۔اور مبلغ 300000 روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Mr Tohari گواہ شد نمبر 1 Abdul Sukur s/o Marli Alqomar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Nur Asikan s/o Tohari انڈونیشیا

مسل نمبر 40047 میں Mrs Newi w/o Mr Katmah Rasa پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1954 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-08-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔کھیت چاول برقبہ 420 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 15000000 روپے، 2۔کھیت چاول برقبہ 420 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 9000000 روپے،3۔باغ برقبہ 210 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 3000000 روپے، 4۔حق مہر 200000 روپے، 5۔سونا 20 گرام مالیتی 1400000 روپے۔اور مبلغ 150000 روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ Mrs Newi گواہ شد نمبر 1 Katmah s/o Nata Karama گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi s/o Warim انڈونیشیا

مسل نمبر 40048 میں Mr Syawal Ahmadi s/o Mr Suwita Musar پیشہ تجارت عمر 45 سال بیعت 1970ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-05-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔Vesva Cooter سکوٹر مالیتی 2500000 روپے۔ 2 ۔ مکان واقع Manislor برقبہ 55 مربع میٹر 25000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 880000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Syawal Ahmadi گواہ شد نمبر 1 Dani Subandi A s/o Syawal Ahmadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H. Ahmad Basyar s/o T. Jutju Wiraatmio انڈونیشیا

مسل نمبر 40049 میں Mr Udiman s/o Mr. Atmah Kasman پیشہ کاشتکاری عمر 71 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-05-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ایک مکان واقع Manislor برقبہ 420 مربع میٹر مالیتی 30000000 روپے،2۔باغ واقع Manislor برقبہ 84 مربع میٹر مالیتی 4800000 روپے،3۔کھیت چاول واقع Mansilor برقبہ 175 مربع میٹر مالیتی 2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ x روپے ماہوار بصورت x مل رہے ہیں۔اور مبلغ 100000 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Udimah گواہ شد نمبر 1 Agnus Nur Ahmed s/o Udimah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Yusuf Ahmad s/o Mahpudin انڈونیشیا

مسل نمبر 40050 میں Mrs Latifah w/o Mr Hamid پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-8-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان واقع Manislor برقبہ 98 مربع میٹر مالیتی 4200000 روپے، 2۔حق مہر 150000 روپے، 3۔سونا 5 گرام 350000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 1200000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ Mrs Latifah گواہ شد نمبر 1 Hamid s/o Bunyamin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi s/o Warim انڈونیشیا

مسل نمبر 40051 میں Mrs Sukinah w/o Mr Tohari پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-08-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زمین برقبہ 192 مربع میٹر واقع Manislor مالیتی 13440000 روپے،2۔کھیت چاول 560 مربع میٹر واقع Manislore مالیتی 11200000 روپے، 3۔حق مہر 100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ x روپے ماہوار بصورت x مل رہے ہیں۔اور مبلغ 300000 روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ Mrs Sukinah گواہ شد نمبر 1 Abdul Shukur s/o Mardi Alkomar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Nur Asikin s/o Tohari انڈونیشیا

مسل نمبر 40052 میں Shabudin Muhamed Ahmed s/o Mr Nanang Abdurahman پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت

مجھے مبلغ 500000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Shabudin گواہ شد نمبر 1 Muhamad Ahmad Dandung Abdul Latif s/o Taslam Wiratmah گواہ شد نمبر 2 Lili Aliadinn s/o Asrapi انڈونیشیا

مسل نمبر 40053 میں Mrs Mahyudar w/o Mr Moctah Syah Simon پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 01-07-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔حق مہر 1000000 روپے 2۔زیور وزنی 125 گرام مالیتی 1000000 روپے، 3۔ریفریجریٹر مالیتی 1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs Mahyudar گواہ شد نمبر 1 Mochtar Simon وصیت نمبر 33667 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Drs Muhammad Wendi s/o W Endi وصیت نمبر 28417 انڈونیشیا

مسل نمبر 40054 میں Mrs Ani Rohani w/o Mr Muskin Murdi پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-08-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔حق مہر 800000 روپے، 2۔مکان برقبہ 54 مربع میٹر واقع Manislor 10000000 روپے، 3۔سونا 10 گرام مالیتی 800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1356000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs Ani Rohani گواہ شد نمبر 1 Abdul Sukur s/o Mard Alqomar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi s/o Warim انڈونیشیا

مسل نمبر 40055 میں Alhaj Umar Mulyono s/o Mr Ngadman HS پیشہ پنشنر عمر 56 سال بیعت 11-02-1974 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-06-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔مکان برقبہ 90 مربع میٹر 30000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1350000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-07-04 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Alhaj Umar Mulyono گواہ شد نمبر 1 AlHaj Muhammad Bakrie وصیت نمبر 24461 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Syamsul Ahmadi وصیت نمبر 33194 انڈونیشیا

مسل نمبر 40056 میں Mr H. Eddy Muhammad Hidayat Dr s/o Mr soed Jadi Malangjoedo پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت 10-11-1967 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-07-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔زرعی رقبہ 248 مربع میٹر واقع Citayam Depok مالیتی 16000000 روپے، 2۔ایک عدد مزدا کار مالیتی 7000000 روپے، 3۔ایک عدد Chao mant کار مالیتی 12000000 روپے، 4۔ایک کار Toyota مالیتی 15000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3400000 روپے ماہوار بصورت پنشن + ٹیوٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr H. Eddy Muhammad Hidayat گواہ شد نمبر 1 H. Muhammad Bakri وصیت نمبر 24661 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Syamsul Ahmadi وصیت نمبر 33194 انڈونیشیا

مسل نمبر 40057 میں Mrs Romlah w/o Mr Eddy Rohandi پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت 17-11-1981 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 01-05-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔حق مہر 200000 روپے، 2۔زمین برقبہ 495 مربع میٹر واقع Cicarians مالیتی 2500000 روپے، 3۔زمین برقبہ 315 مربع میٹر واقع Cicarians مالیتی 750000 روپے، 4۔مکان برقبہ 25 مربع میٹر واقع Tasikaalay مالیتی 12500000 روپے، 5۔سکوٹر مالیتی 10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs Romlah گواہ شد نمبر 1 Eddy Rohandi s/o Maman Lukmar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 A. Kastija s/o Amhupi وصیت نمبر 32801 انڈونیشیا

مسل نمبر 40058 میں Mrs Nita Sity Qanitah w/o Mr Bashari Tarmudi پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 01-09-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔حق مہر 25 گرام سونا 2000000 روپے، 2۔مکان برقبہ 100 مربع میٹر 40000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs Nita Sity Qanitah گواہ شد نمبر 1 Bashari Tarmudi s/o Tarmudi وصیت نمبر 24826 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ruhdiat Ayyubi Ahmad وصیت نمبر 25438 انڈونیشیا

مسل نمبر 40059 میں Mr Mutasim s/o Mr Ma'mur (Late) پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 03-04-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔موٹر سائیکل مالیتی 9000000 روپے، 2۔ٹی وی سیٹ 1000000 روپے، 3۔واشنگ مشین 900000۔ اس وقت مجھے مبلغ 1680000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr Mutasim گواہ شد نمبر 1 Tatap Sirajudin وصیت نمبر 33175 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Hanif Ahmad وصیت نمبر 33366 انڈونیشیا

مسل نمبر 40060 میں Mrs Lela Nurhaelah w/o Mr Ambas Basylr Ahmed پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت 1981ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 01-05-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔حق مہر -/200000 روپے، 2۔مکان برقبہ 49 مربع میٹر واقع Cicarieng Kawala مالیتی -/12000000 روپے، 3۔مکان برقبہ 21 مربع میٹر واقع Cicarieng Kawala مالیتی -/7500000 روپے۔ میزان -/20200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1033500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر

انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Lela Nurhaelah گواہ شد نمبر 1 Ambas Basyir Ahmed s/o Moman A. Ma'mun انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 A. Kastiji وصیت نمبر 32810 انڈونیشیا

مسل نمبر 40061 میں Asep Ginanjar s/o Komar Sutisna Miharja پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-09-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع انڈونیشیا کا 1/2 حصہ مالیتی -/40000000 روپے، 2۔ کار مالیتی -/42000000 روپے۔ میزان -/82000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Asip Ginanjar گواہ شد نمبر 1 Bashari Tarmudi وصیت نمبر 24826 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ruhdiet Ayyubi Ahmed وصیت نمبر 25438 انڈونیشیا

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ڈی جی خان اور ساہیوال کیمپس کیلئے ایم بی اے پروگرام سیشن 06-2004 میں داخلہ کا اعلان کرتی ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 2 جنوری 2005ء ملاحظہ کریں۔

ائیر یونیورسٹی نے ایم ایس میکاٹرونکس انجینئرنگ اور ایم ایس سی الیکٹرانک انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 جنوری 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 2 جنوری 2005ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

(جلسہ سالانہ بقیہ از صفحہ 2)

پھر اس وقت مسیح الزماں کی جماعت کے پروانے قادیان کی بستی میں ایسا ہی ماحول پیدا کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے بھی اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے بھی اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے علاقوں سے جہاں سردی نہیں ہوتی جبکہ قادیان میں ان دنوں میں بے انتہاء سردی ہوتی ہے اور یہاں کی طرح ہیٹنگ کا انتظام بھی نہیں اتنے ہی ٹمپریچر میں کھلے میدان میں بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ آپ نے یہاں مارکی کے اندر بھی ہیٹنگ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ان کے اپنے علاقوں میں سردی نہ ہونے کی وجہ سے وہ گرم کپڑے بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی رکھ سکتے ہیں کیونکہ غربت اس کی اجازت نہیں دیتی لیکن ایمانوں کی گرمی نے اس ظاہری سردی کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اب بتاؤ کوئی ہے جو ان ایمان والوں کا مقابلہ کر سکے۔ یہ ہیں جو مسیح موعود کے ماننے والے ہیں ان کو اللہ اور اس کے دین کا صحیح فہم اور ادراک حاصل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سے جب قافلے جلسہ پر جانے لگے تو مخالفین نے جلسہ پر جانے سے ان کو روکنے کی کوشش کی۔ ہمارے مربی اور معلم کو اغوا بھی کرلیا۔ جو سفر کر رہے تھے ان کے ٹکٹ ایک جگہ پر تھے وہ ٹکٹ بھی چھین لئے جس کی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکے۔ لیکن یہ لوگ مخالفین جانتے نہیں یہ دنیادار لوگ ایمان کو بھی دنیا کے ترازو میں تولتے ہیں۔ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس اے ایمان کی حرارت والو، نیک مقصد کے لئے سفر کرنے والو ان مخالفتوں کی وجہ سے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ دعاؤں پر زور دو اپنی عبادتوں کو مزید سجاؤ اور ان دنوں میں قادیان کی فضا کو ذکر الٰہی سے معطر کر دو، بھر دو۔ ہر طرف ذکر الٰہی کی خوشبوئیں پھیلا دو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے۔ آمین

حضور انور نے گیارہ بجے اپنے افتتاحی خطاب کے بعد دعا کروائی جس کے بعد جلسہ کا افتتاحی اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

سوا گیارہ بجے حضور انور مشن ہاؤس کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ پون گھنٹہ کی سیر کے بعد واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ تشریف لے گئے اور سالن کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات دیں۔

ایک بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا پانچ بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

شام چھ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔

آج فرانس کی آٹھ جماعتوں کی 35 فیملیز کے 140 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں سائپرس، ماریشس، سپین اور بیلجیئم سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

27 دسمبر 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مشن ہاؤس بیت السلام سے ملحقہ جلسہ گاہ میں پڑھائی۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پونے بارہ بجے حضور انور مشن سے باہر Saint Prix کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور مختلف رستوں سے ہوتے ہوئے پونے ایک بجے واپسی ہوئی۔ حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ایک بجکر دس منٹ پر حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں تیونس، یوگوسلاویہ جزیرہ مارٹینیق، مڈغاسکر اور فلپائن کے پانچ نومبائعین نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان بیعت کرنے والوں میں دو نو احمدی خواتین بھی تھیں جنہوں نے لجنہ کی جلسہ گاہ میں بیعت میں شمولیت کی۔

ان پانچ نو احمدی احباب کے علاوہ جلسہ میں شامل مختلف قوموں کے نوصد سے زائد احباب نے بھی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ الحمدللہ

سوا پانچ بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں دفتری ملاقاتوں کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو رات آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ فرانس کی نو جماعتوں کی 26 فیملیز کے 124 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ
بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

نور کا ستون

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسہ میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک (-) دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس تقریر میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں دوران تقریر میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک اور دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں کہا دیکھو وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے دیکھا تو فوراً کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس نظارہ کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 121-120)

اکسیر بواسیر

خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون 212434 فیکس 213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس: 212764 گھر: 211379

اطلاعات اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرمہ محمودہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ لکھتی ہیں خاکسار کی خالہ زاد بہن مکرمہ نویدا مبارکہ عباسی صاحبہ اہلیہ مکرم فرحت حمید عباسی صاحب شیخوپورہ بعمر 40 سال حال جرمنی مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ 22 دسمبر 2004ءکو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت ہنس مکھ، ملنسار احمدیت کی فدائی اور دوسروں کا درد رکھنے والی تھیں۔ 23 دسمبر کو جنازہ کے بعد جرمنی میں ہی تدفین ہوئی مرحومہ خالو جان مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کی صاحبزادی اور ماموں مکرم حمید احمد عباسی صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے ایک بیٹا بعمر 8 سال یادگار چھوڑا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ میری پیاری خالہ جان کو اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم ظفر اقبال وڑائچ صاحب بعمر 48 سال مورخہ 15 دسمبر 2004ء سی ایم ایچ لاہور میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 16 دسمبر کو اپنے آبائی گاؤں سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین میں مربی سلسلہ مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب نے پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب راجیکی صدر جماعت نے قبر پر دعا کرائی۔ مرحوم کے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور بڑا بیٹا 11 سال کا ہے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

محترمہ شاہدہ منیر صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب (صدر جماعت جہانیاں ضلع خانیوال) کا نکاح مکرم آصف محمود صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب (سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع خانیوال) کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ نکاح کا اعلان محترم رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 17 دسمبر 2004ء کو بیت الذکر خانیوال شہر میں کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ثریا آصفہ صاحبہ اہلیہ پیر نصیر احمد صاحب مرحوم دارالفضل غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب مرحوم راجپوت مورخہ 28 دسمبر 2004ء کو مختصر علالت کے بعد کینیڈا میں بقضائے الٰہی بعمر 68 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کیپٹن محمد اسلم صاحب مرحوم دارالصدر غربی کی بیٹی اور چوہدری احمد جان صاحب مرحوم آف کراچی کی بڑی بہو تھیں۔ آپ گزشتہ پانچ برس سے کینیڈا میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 30 دسمبر کو محترم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور وہیں پر تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو اللہ کے فضل سے سب صاحب اولاد ہیں اور کینیڈا میں مقیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ڈاکٹر شریف احمد ناصر صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے بیٹے ڈاکٹر نعمان ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22 اکتوبر 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حسان احمد ناصر تجویز ہوا ہے نومولود مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کی نسل سے اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب شکور پارک ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی، نیک، صالح خوش بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سب سے بڑا اسٹیڈیم

سٹراہوف سٹیڈیم (Strahov Stadium) پراگ چیک جمہوریہ تماشائیوں کے لئے گنجائش 240000۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔جنوری 2005ء

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	3:48
غروب آفتاب	5:20
وقت عشاء	6:47

دارالضیافت کے ذریعہ قربانی کرنے والے احباب

دارالضیافت کے ذریعہ بیرون از ربوہ سے قربانی کروانے کے خواہشمند احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی رقوم حسب ذیل تفصیل کے مطابق جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ بروقت انتظام کیا جاسکے۔

(1) قربانی بکرا =/5000 روپے

(2) قربانی حصہ گائے =/2500 روپے

(نائب ناظر ضیافت۔ربوہ)

قربانی کی کھالوں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں

خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر دستی اور بذریعہ ڈاک، دفتر صدر عمومی میں مورخہ 18 جنوری 2005ء تک جمع کروادیں۔ ٹینڈر مورخہ 19 جنوری 2005ء کو شام چھ بجے تمام ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تحریک عطیہ خون اور عطیہ چشم میں شامل ہوں

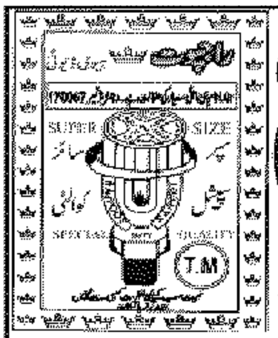
اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
برنر۔ چولہے۔ سٹوو۔ گیس بتی اور دیگر سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون بازار سے بارعایت حاصل کریں
اتحاد برنر فیکٹری
7932237
اتحاد لائٹ ہاؤس
7921469

خبریں

ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہلاکتیں اقوام متحدہ نے گزشتہ دنوں بحر ہند میں شدید زلزلہ سے آنے والے بدترین طوفان سے ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہلاکتوں کا خدشہ ظاہر کیا ہے جن میں 52 مختلف ممالک کے شہری شامل ہیں۔ جبکہ 3 لاکھ 87 ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ دنیا بھر میں متاثرین سونامی کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی مہم جاری ہے۔ آسٹریلیا میں ایک ایجنسی کو اس قدر فنڈز موصول ہوئے کہ اس نے عوام کو مزید فنڈز نہ دینے کی اپیل کی ہے۔

2005ء خوشحالی کا سال وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ 99ء میں ملک دیوالیہ ہونے والا تھا اب خزانے میں 12۔ ارب ڈالر ہیں 2005ء خوشحالی کا سال ہے۔

گورنر بغداد قتل گورنر بغداد علی الحیدری کو 6 محافظوں سے سمیت گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا جبکہ خودکش حملے اور دیگر کارروائیوں میں 3 برطانوی اور 5 امریکی فوجیوں سمیت 32 افراد ہلاک اور 60 سے زائد زخمی ہو گئے۔

CAR FINANCING
From All Banks
Contact: Naeem Khan
Lahore, Ph: 0300-4243800

BABY HOUSE
ملکی اور غیر ملکی سائیکلوں کا گھر BMX-MTB
بیٹری سے چلنے والی کاریں اور سکوٹرنیز ایکسرسائز مشینیں دستیاب ہیں
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: ہمایوں خلیل فون: 7324002
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1
بالمقابل میکڈونلڈ نیلا گنبد۔ لاہور

C.P.L 29